شخصی سطح پر بھی بعض نہایت قبیح حرکات کیں، مثلاً قمرزمانی بیگم کا روپ دھار کر آگرہ کے ادیب شاہ دل گیر کو عشقیہ خطوط لکھے اور اس طرح انھیں تین سال تک بے وقوف بناتے رہے۔ تعجب تو اس وقت ہوتا ہے جب ہمارے بزرگ دوست ڈاکٹر فرمان فتح پوری جن کا شمار ایک بلند پایہ محقق و نقاد کے طور پر ہوتا ہے وہ کئی برس سے نگار و نیاز کے سالانہ جشن کے ذریعے نیاز کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کا علم اٹھائے ہوئے ہیں۔ بہرحال یہ کتاب نیاز فتح پوری کے اصل چہرے کی فقط ایک جھلک دکھاتی ہے۔ ان کے جملہ 'کارناموں' کا تفصیل سے جائزہ لینا باقی ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

اسلام اور آزادیِ فکروعمل، سلطان احمد اصلاحی۔ ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، ڈی ۳۰۷، دعوت نگر، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، نئی دہلی-۱۱۰۰۲۵، بھارت۔ صفحات: ۱۳۶۔ قیمت: ۲۵ روپے۔

اسلام پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے یا ایک غلط فہمی یہ پائی جاتی ہے کہ یہ آزادیِ فکروعمل کا مخالف ہے۔ مصنف نے نہایت مدلل انداز میں ایسے تمام اعتراضات کا بھرپور اور دل نشیں جواب دیا ہے۔ زیرنظر کتاب میں عقیدے، مذہب، عبادت گاہوں کی تعمیر و مرمت، لباس اور پوشاک، غذا اور خوراک، تہوار، جلسے جلوس، تہذیبی تشخص اور تہذیبی انفرادیت، تعلیم گاہوں، پریس اور میڈیا، اظہار رائے، تبدیلیِ مذہب، رہنے سہنے، کاروبار اور ملازمت جیسے شعبہ جات میں اسلام کی دی ہوئی آزادیوں کو قرآن و حدیث اور تاریخِ اسلامی کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔

مصنف اسی آزادی کا موازنہ بھارت سے کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آج دنیا کی ہندستان جیسی مثالی جمہوریت میں بھی یہاں کی مسلمان اقلیت کو غذا اور خوراک کے معاملے میں بھی آزادی اور سہولت میسر نہیں ہے۔ (ص ۶۲-۶۳)

آزادیِ فکروعمل کے حوالے سے پروپیگنڈے کا جواب اس مختصر مگر جامع کتاب میں موجود ہے۔ پاکستان میں بہت سی غیر سرکاری تنظیمات ایسے ہی موضوعات کو اُچھالتی ہیں۔ یہ مختصر کتاب غیرمسلموں سے ربط ضبط رکھنے والوں اور این جی اوز سے مکالمے کے خواہش مند افراد کے لیے ایک خوب صورت تحفہ ہے۔ (م-ا-ا)